ماہنامہ نیا دور لکھنؤ

نومبر ۲۰۱۹ء تا اکتوبر ۲۰۲۰ء

پبلشر: ششر

ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات و رابطہ عامہ، اتر پردیش

ایڈیٹر

انجم نقوی

فون: 9453005359

Email: nayadaurmonthly@gmail.com

معاون

شاہ کمال

رابطہ برائے سرکولیشن و زر سالانہ

صبا عرفی

فون: 7705800953

تزئین کار : محمد حنظلہ ندوی

مطبوعہ: پرکاش پیکیجرس، گولہ گنج لکھنؤ

شائع کردہ: محکمہ اطلاعات و رابطہ عامہ، اتر پردیش

زر سالانہ : ۱۸۰ روپے

ترسیل زر کا پتہ

ڈائرکٹر انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز ڈپارٹمنٹ

پارک روڈ، اتر پردیش لکھنؤ 226001

Please send Cheque/Bank Draft in favour of Directer, Information & Public Relations Department, UP, Lucknow

خط و کتابت کا پتہ

ایڈیٹر نیا دور، پوسٹ باکس نمبر ۱۴۶ لکھنؤ ۲۲۶۰۰۱

یا بذریعہ دستی ڈاک

ایڈیٹر نیا دور، انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز ڈپارٹمنٹ

۲ پارک روڈ، سوچنا بھون، اتر پردیش لکھنؤ 226001

اس شمارے میں...

اداریہ — اہلیات — ۲

مضامین

کلام خسرو کا منظوم اردو ترجمہ — ڈاکٹر ساجدہ ولی فہمی — ۳

ہندوستانی ادب میں مشترکہ تہذیبی و ثقافتی رجحان — عادل احسان — ۹

مہابھارت ایک عظیم رزمیہ داستان — مہدانی — ۱۳

ایک معدوم ہوتی صنف سخن: کہہ مکرنی — عمیرہ منالی — ۱۹

خلیل الرحمن اعظمی کی شاعری کا معنیاتی اسلوب — ڈاکٹر ظفر النقی — ۲۱

گلزار کی نظموں کا استعاراتی نظام — ڈاکٹر بی بی رضا خاتون — ۲۴

اردو فکشن میں راوی اور بیانیہ کی نوعیتیں — ڈاکٹر انجم پروین — ۲۹

اردو کی خواتین افسانہ نگار — عرا فاروق — ۳۴

اردو شاعری میں تصور کربلا — ڈاکٹر صالحہ صدیقی — ۳۹

افسانے

ڈاگری والے (شیکھر جوشی) — مترجم: محمد غالب نشتر — ۴۶

سکہ بدل گیا (کرشنا سوبتی) — مترجم: گل نسرین اختر — ۵۰

سویرا — ڈاکٹر عنبر عابد — ۵۴

محرومی — محمد عمران قریشی — ۵۹

منظومات

غزلیں — شعیب نظام، عالم جمال — ۶۲

غزلیں — مشتاق جاوید، ڈاکٹر احسان عالم — ۶۳

غزلیں — پاور وارثی، تسلیم نیازی — ۶۴

نظم — نیرا عالیہ — ۶۵

رپورٹ

کورونا: سرکاری کوششوں کے مثبت نتائج — نجیب انصاری — ۶۱

تبصرہ

کتاب: آدمی ملاقات — مبصر: محمد رضا ایلیا — ۶۳

نیا دور میں شائع ہونے والے تمام مشمولات میں جن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے اس کی پوری ذمہ داری مصنف کی ہے۔ حکومت اتر پردیش کا متفق ہونا بہر حال ضروری نہیں ہے۔

For Latest Issues of Naya Daur visit at www.information.up.nic.in

Scanned with OKEN Scanner

ڈاکٹر ظفر نقی

شعبۂ اردو خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی لکھنؤ

رابطہ: 9639205647

خلیل الرحمن اعظمی کی شاعری کا معنیاتی اسلوب

خلیل الرحمن اعظمی نے ۱۹۳۶ء میں شاعری شروع کی۔ یہ زمانہ ادب میں ترقی پسند تحریک کے عروج کا زمانہ تھا لہٰذا خلیل الرحمن اعظمی اس تحریک سے متاثر ہوئے اور عملی طور پر اس سے وابستہ رہے لیکن ترقی پسندانہ نظریات سے متفق ہونے کے باوجود ان کے اندر کا شاعر اپنی کشمکش میں مبتلا رہا اور ان کی تخلیقی قوت ادب میں ذہنی آزادی اور خودمختاری کے لئے ہمیشہ اکساتی رہی لہٰذا وہ اس تحریک سے وابستہ ہونے کے باوجود اس کے سخت گیر رویے سے غیر مطمئن رہے اور شاعری کے لئے نئے امکانات کی تلاش میں سرگرداں رہے اور یوں کلاسیکی ادب کے مسلسل مطالعے اور اس سے ذہنی وابستگی انہیں میر تک لے گئی۔ خلیل الرحمن اعظمی کی شاعری پر میر کی شاعری کے اثرات کے ضمن میں مختلف ناقدوں نے گفتگو کی ہے۔ خود خلیل الرحمن اعظمی نے اپنی شخصیت اور شاعری پر میر کی شاعری کے اثرات کے ذیل میں لکھا ہے:

'انہیں دنوں' کلیات میر' کے مطالعے کے دوران مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میری داخلی دنیا میں جو دریچے کھل گئے ہیں جن سے ہو ہو کر ایسی ہوائیں آرہی ہیں جو مجھے محبت و رفاقت، خلوص و ہمدردی اور دلداری و دلاسائی کا پیغام دے رہی ہیں۔ میں نے اس کلیات کو اپنے سینے سے لگایا اور اس آئینے میں اپنی ذات کا مشاہدہ کرنا میرا معمول بن گیا۔'

درج بالا اقتباس سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ خلیل الرحمن اعظمی نے میر کی شاعری کا بالاستیعاب مطالعہ کیا تھا اور اس سے فیض بھی حاصل کیا تھا وہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ میر کی آواز نے انہیں کیوں اور کس لئے متاثر کیا۔ ان کی شاعری میں میر کے لہجے کے علاوہ اگر کسی دوسرے لہجے کی گونج سنائی دیتی ہے تو وہ آتش کا لہجہ ہے لیکن یہ دونوں لہجے خلیل الرحمن اعظمی کی شاعری میں زیریں لہر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ابتدا میں انہوں نے میر کے لہجے کو براہ راست اپنی شاعری کے لئے متعین کیا لیکن بہت جلد ہی میر پسندی کے حصار سے باہر آ گئے اور جلد ہی ان کی غزلوں کا ایک نیا لہجہ بن گیا۔ ان کی شاعری میں لہجے اور موضوع کی یہ تبدیلی بہت آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔ پہلے کلام مجموعہ 'کاغذی پیرہن' میں اس تبدیلی کا ہلکا سا احساس ہوتا ہے مگر دوسرے اور تیسرے مجموعہائے کلام میں یہ تبدیلی ایک رویے کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور یہیں سے ہندوستان میں نئی غزل کے نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ بقول شمیم حنفی: